

38890 - کیا اپنی جگہ پر واپس جانے کے لیے لوگوں کی گردنیں پھلانگنی جائز ہیں ؟

سوال

بعض بھائی نماز تراویح کے لیے نماز مغرب کے کچھ دیر بعد ہی آجاتے ہیں تا کہ پہلی صف میں بیٹھیں، پھر وہ پیچھے جانا چاہتا ہو اور بعض اوقات وضوء کے لیے نکلنا چاہے تو کیا وہ دوبارہ اپنی جگہ پر واپس آ سکتا ہے ؟ کیا یہ گردن پھلانگنے کے حکم میں تو نہیں آتا، گزارش ہے کہ گردن پھلانگنے کی تفصیل بیان کر دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اگر کوئی شخص مسجد میں بیٹھے اور پھر کسی ضرورت کی بنا پر وہاں سے اٹھے، مثلاً وضوء وغیرہ کے لیے اور پھر وہ واپس اسی جگہ آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو شخص اپنی جگہ سے اٹھا پھر واپس آیا تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2179).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مرد اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر وہ اپنی ضرورت کے لیے وہاں سے گیا اور پھر واپس آیا تو اپنی بیٹھنے والی جگہ کا زیادہ حقدار ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2751) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3544) میں اسے صحیح کہا ہے.

اس کا بیان سوال نمبر (66279) کے جواب میں ہو چکا ہے.

اگر کوئی اس کی جگہ بیٹھ گیا ہو تو واپس آنے کی صورت میں اسے اٹھنا چاہیے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"ہمارے اصحاب کے ہاں یہی صحیح ہے، اور اس کے جانے کی صورت میں وہاں جو شخص بیٹھے تو پہلے شخص کی واپس آنے کی صورت میں اسے وہاں سے اٹھنا ہو گا۔

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے: یہ مستحب ہے، واجب نہیں، جو کہ امام مالک کا مسلک ہے، لیکن صحیح پہلا قول ہے "انتہی۔

شرح النووی علی صحیح مسلم (14 / 162)۔

یہ تو اس وقت ہے جب اس نے اپنی جگہ کسی عذر کی بنا پر چھوڑی اور پھر واپس آ گیا، لیکن اگر اس نے بغیر کسی عذر کے چھوڑی تو بغیر کسی اختلاف کے اس کا حق ختم ہو جائیگا "

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے المجموع (4 / 420) میں ذکر کیا ہے۔

دوم:

اگر اسے واپس اپنی جگہ جانے کے لیے گردنیں پہلانگنی پڑیں تو اس میں دو مسئلے ہیں:

گردنیں پہلانگنا، اور پہلی صف میں خالی جگہ میں جانے کے لیے گردن پہلانگنا۔

علماء کرام نے گردنیں پہلانگنے میں دو قول بیان کیے ہیں:

علماء کرام کی ایک جماعت نے اسے ناپسند کیا ہے، اور کچھ دوسروں نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

سوال نمبر (41731) کے جواب میں اس کا بیان ہو چکا ہے، صحیح قول یہی ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے۔

یہ پہلا مسئلہ تھا اور دوسرا مسئلہ پہلی صف میں خالی جگہ تک جانے کے لیے گردنیں پہلانگی جائیں۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

"اگر کوئی شخص کسی جگہ بیٹھے اور پھر اسے کوئی ضرورت پیش آ جائے، یا اسے وضوء کرنے کی ضرورت ہو، تو اسے وہاں سے جانے کا حق ہے (یعنی اگر وہاں سے نکلنے میں لوگوں کی گردنیں پہلانگنا پڑیں)

عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز ادا کی، جب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو جلدی سے اٹھ کر لوگوں کی گردنیں پہلانگتے ہوئے

ازواج مطہرات کے حجروں کی طرف چلے گئے اور فرمایا:

"مجھے یاد آیا کہ ہمارے گھر میں سونے کا ایک ٹکڑا پڑا ہے تو میں نے ناپسند کیا کہ کہیں وہ پڑا ہی نہ رہے، تو میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے"

صحیح بخاری.

اگر وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور پھر واپس آئے تو وہ شخص اس کا زیادہ حقدار ہے، تو اس کا حکم خالی جگہ تک پہنچنے کے لیے گردنیں پہلانگنے والے کا ہو گا. انتہی مختصراً.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 101).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

اگر خالی جگہ دیکھے اور وہاں تک پہنچنے کے لیے گردنیں پہلانگنی پڑیں تو اس میں دو روایتیں ہیں:

پہلی روایت: گردن پہلانگ سکتا ہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: حسب استطاعت آدمی آگے داخل ہو اور اپنے سامنے کوئی خالی جگہ نہ چھوڑے، اور اگر جہالت کی بنا پر وہ اپنے آگے خالی جگہ چھوڑ دے تو اس کے بعد آنے والا شخص لوگوں کو پہلانگتا ہوا آگے جائے اور خالی جگہ میں بیٹھے کیونکہ خالی جگہ چھوڑ کر کہیں اور بیٹھنے والے شخص کی کوئی حرمت نہیں.

اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: خالی جگہ تک پہلانگ کر جائے، اور قتادہ کہتے ہیں: وہ انہیں پہلانگ کر نماز والی جگہ تک جائے، اور حسن کہتے ہیں: جو لوگ مسجد میں دروازوں میں ہی بیٹھ جاتے ہیں انہیں پہلانگ کر جاؤ کیونکہ انہیں کوئی حرمت حاصل نہیں.

امام احمد سے ایک اور روایت ہے: اگر ایک یا دو شخص کو پہلانگے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ آسان ہے اس لیے اسے درگزر کر دیا گیا اور اگر زیادہ ہوں تو ہم ناپسند کرتے ہیں.

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا ہی کہا ہے، لیکن اگر وہ اپنی نماز والی جگہ تک جانے کے لیے پہلانگے بغیر نہیں جا سکتا تو وہ پہلانگ کر جائے تو ان شاء اللہ اس میں وسعت ہے.

شائد امام احمد اور پہلی روایت میں ان کی موافقت کرنے والوں کا قول اس میں ہے کہ اگر انہوں نے خلی جگہ چھوڑ دی مثلاً وہ لوگ جو مسجد کے آخر میں صف بنا لیتے ہیں اور اپنے سے پہلی صفیں خالی رہنے دیتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے لیے کوئی حرمت نہیں، جیسا کہ حسن رحمہ اللہ کا قول ہے: کیونکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے حکم کی نافرمانی کی اور فضیلت اور بہترین صف میں بیٹھنے سے رغبتی برتی اور بری صفوں میں بیٹھ گئے، اور اس لیے بھی کہ انہیں پہلانگنا ضروری ہے۔

اور ان کا دوسرا قول ان کے بارہ میں جنہوں نے کوتاہی نہیں اور اپنی جگہوں میں بیٹھے کیونکہ ان کے آگے والی جگہ بھری ہوئی تھی، لیکن بھر بھی وہاں بیٹھنے کے لیے وسعت تھی، اور جب ایسا ہو کہ وہاں جا کر نماز ادا کرنے کے لیے انہیں پہلانگنا پڑے تو یہ جائز ہے؛ کیونکہ یہ ضرورت ہے " انتہی

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ " المجموع " میں رقمطراز ہیں:

" اگر انہوں نے اپنے آگے خالی جگہ دیکھی اور وہاں تک پہلانگے بغیر نہیں پہنچا جا سکتا تو اس میں ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ:

پہلانگنا مکروہ نہیں؛ کیونکہ خالی جگہ چھوڑ کر پیچھے بیٹھنے والوں نے غلطی اور کوتاہی کی ہے، چاہے اس کے علاوہ اسے جگہ ملے یا نہ ملے، یا قریب ہو یا دور، لیکن اگر کوئی اور جگہ ہو تو نہ پہلانگنا مستحب ہے، لیکن اگر کوئی اور جگہ نہ ہو اور قریب بھی ہو کہ وہاں تک پہنچنے کے لیے دو سے زیادہ لوگوں کو پہلانگنا نہ پڑے تو وہ وہاں چلا جائے۔

اور اگر دور ہو اسے امید ہو کہ نماز شروع ہونے کی حالت میں لوگ آگے بڑھ جائیں گے تو اس کے وہیں بیٹھ جانا مستحب ہے، اور وہ لوگوں کو مت پہلانگے، وگرنہ پہلانگ لے۔

پھر انہوں نے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ: وہ اپنی جگہ تک جانے کے لیے پہلانگ کر جائے، اور ابو نصر ان کی اجازت سے اس کو جائز کہا ہے، ابن منذر کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کچھ بھی جائز نہیں، کیونکہ تھوڑی اور زیادہ اذیت دینا حرام ہے " انتہی مختصرا

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 420) .

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتح الباری میں امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ:

" میں پہلانگنا ناپسند کرتا ہوں، لیکن جو شخص اس کے بغیر نماز والی جگہ تک نہ جا سکے وہ کر لے " اھ

پھر حافظ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس میں امام اور وہ شخص شامل ہے جو صف میں خالی جگہ تک پہنچنا چاہے، اگر پہلے آنے والا شخص وہاں بیٹھنے سے انکار کرے، اور جو شخص اپنی جگہ سے کسی ضرورت کی بنا پر اٹھا اور پھر واپس جانا چاہے وہ بھی

اس میں شامل ہے " انتہی۔

دیکھیں: فتح الباری (2 / 433)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" اگر کوئی قائل یہ کہے: یہ حدیث: " بیٹھ جاؤ یقیناً تم نے اذیت دی ہے " عام ہے، کیونکہ ظاہر یہ ہوتا ہے کہ وہاں خالی جگہ تھی؛ اس لیے کہ انسان عادتاً خالی جگہ تک پہنچنے کے لیے ہی پہلانگتا ہے۔

لیکن فقہاء رحمہم اللہ نے اس مسئلہ کو استثناء کرتے ہوئے کہا ہے کہ: کیونکہ وہاں خالی جگہ تھی تو انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا؛ کیونکہ انہیں تو پہلی صف پہلے مکمل کرنے کا حکم ہے، جب وہاں خالی جگہ ہو تو انہوں نے حکم کی مخالفت کی اور اس طرح کوتاہی ان کی جانب سے ہے، نہ کہ پہلانگنے والے کی جانب سے۔

لیکن میرے خیال میں اگر جگہ خالی بھی ہو تو مت پہلانگے؛ کیونکہ اذیت کی علت موجود ہے، اور یہ کہ وہ آگے کیوں نہیں گئے اس کا کوئی سبب ہو سکتا ہے، مثلاً: ابتدا میں وہاں خالی جگہ زیادہ نہ ہو، لیکن بعد میں ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہوئے وسعت پیدا ہو گئی ہو، تو اس صورت میں ان کی کوئی کوتاہی نہیں، لہذا عموم پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے کہ خالی جگہ کے لیے بھی نہ پہلانگا جائے، لیکن اگر وہ نرمی کے ساتھ اور اجازت حاصل کر کے پہلانگے تو مجھے امید ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 70)۔

حاصل یہ ہوا کہ لوگوں کو پہلانگنا دو حالتوں سے خالی نہیں:

پہلی حالت:

یہ بغیر کسی عذر کے کیا جائے، تو اس حالت میں یہ حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو مومن مرد و عورتوں کو بغیر کسی جرم کے سرزد ہوئے اذیت دیں وہ بڑے ہی بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں الاحزاب (58)۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی گردن پہلانگنے والے شخص کو فرمایا:

" بیٹھ جاؤ تو نے اذیت سے دوچار کیا ہے "

دوسری حالت:

کسی عذر کی بنا پر ہو تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں، اور اس میں کئی ایک صورتیں شامل ہیں:

ایک صورت تو یہ ہے کہ: امام اپنی جگہ تک بغیر پہلانگے پہنچ ہی نہ سکے۔

ایک صورت یہ ہے: کسی ضرورت کی بنا پر اپنی جگہ سے نکلنا چاہیے اس کی دلیل عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مندرجہ بالا حدیث ہے۔

ایک صورت یہ ہے: اگر وہ اگلی صفوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی ضرورت کی بنا پر اٹھ کر گیا اور واپس اپنی جگہ پر جانا چاہیے تو اس کے پہلانگنا جائز ہے۔

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ:

جہاں سے اٹھ کر گیا تھا ان شاء اللہ اس جگہ پر جانے والے کے لیے لوگوں کو پہلانگنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں نرمی اختیار کرے اور لوگوں سے اجازت حاصل کرے، اور اپنی جگہ تک پہنچنے والے شخص کو اجازت دینے کی عادت ہے۔

واللہ اعلم .